Globethics Repository

Al-Najabat fi Manaqib al-sahabah wa al-qarabah 3 (The confrontation on the virtues of the prophetic friendship and kinship 3)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-04 18:06:17
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184778

اَلْبَابُ السَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

١. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا﴾

١/٣٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التمنى، باب: مايجوز من اللو، ٦/٢٦٤٦، الرقم: ٦٨١٧-٦٨١٨، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بإعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٠٦١، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٢، الرقم: ٣٨٩٩، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ١/٥٨، الرقم: ١٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٩، والشافعي في المسند، ١/٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ٨١٥٤، ٩٢٩٨، ٩٣٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٥٩، الرقم: ٧٢٦٩۔

۲/۳۳۶. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَ لِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي، وَ لَو أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوْا شِعْبًا وَ أَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۳۷. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيْثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِي آثَرْتُ بِهَا أُنَاسًا أَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوْا بَعْدَ

:۲ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۵۶، الرقم: ۱۲۶۱۶، ۳/۲۱۶، الرقم: ۱۳۲۹۱، وفي فضائل الصحابة، ۲/۷۹۸، الرقم: ۱٤۱۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱٤۹۳، ٦/۱٤۷، الرقم: وفي المعجم الصغير، ۱/۲۲۱، الرقم: ۳٥٤۔

:۳ أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۷/۱٥۱، الرقم: ٦٦٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۰۔

الْيُوْمِ، وَ قَدْ أَدْخَلَ اللهُ قُلُوْبَهُمُ الإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالإِيْمَانِ، وَ خَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَ سَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللهِ وَ أَنْصَارَ رَسُوْلِهِ؟ وَ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكْتُمْ وَادِيًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ أَفَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَ النَعَمَ وَالبَعِيْرَ، وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: رَضِيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

٢. فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِيْنَ ﷡

﴿حضور ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٤/٣٣٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤-١٨٠٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي موسى الأشعري ﷺ، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٤، الرقم: ٨٣١٣-٨٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٢، الرقم: ١٢٧٨٠، ١٣٩٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠١، الرقم: ٣٢٣٧٩۔

اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سو تو انصار، اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پس تو انصار، اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اور ایک روایت میں ہے: پس تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ، بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٣٣٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَ يَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلَى مُتُوْنِهِمْ وَ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ:

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩-٢٦٨٠، وفي كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٢-٣٨٧٤، وفي كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦/٢٦٣٣، الرقم: ٦٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أبي موسى الأشعرى ﷺ، ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٧، ٢٠٥، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩.

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَة فَبَارِکْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة

وفي رواية: عَنْ سَهْلٍ ﷺ قَالَ: جَاءَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی لے جاتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے: بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر وقف ہے یہ زندگی ان کی غلامی کے لئے، یہ سماعت فرما کر شمع رسالت کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لئے یہ الفاظ جاری ہو جاتے: ''اے اللہ، بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار و مہاجرین میں برکت عطا فرما۔''

''ایک اور روایت میں حضرت سہل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کیلئے) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶/۳۴۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: کَانُوا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ المدينة، ۳/۱۴۳۰، الرقم: ۳۷۱۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ۳/۱۴۳۱، الرقم: ۱۸۰۵، —

اللَّهُمَّ لَاخَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَة فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اے اللہ، اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۷/۳۴۱. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اللَّهُمَّ، أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ......الحديث.

......وفي كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ۱/۳۷۳، الرقم: ۵۲۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في بناء المساجد، ۱/۱۲۳، الرقم: ۴۵۳، والنسائي في االسنن، كتاب: المساجد، باب: نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدا، ۲/۳۹، الرقم: ۷۰۲، وفي السنن الكبرى، ۱/۲۵۹، الرقم: ۷۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۱، الرقم: ۱۳۲۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۳۸، الرقم: ۴۰۹۳، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۳۲، الرقم: ۱۱۷۷۔

:۷ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: اللهم أمض لأصحابي هجرتهم، ۳/۱۴۳۱، الرقم: ۳۷۲۱، و في كتاب: المغازي، باب: حجة الوداع، ۴/۱۶۰۰، الرقم: ۴۱۴۷، و مسلم في الصحيح، كتاب: الوصية، باب: الوصية بالثلث، ۳/۱۲۵۰، الرقم: ۱۶۲۸، والترمذي في السنن، كتاب: الوصايا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في الوصية بالثلث، ۴/۴۳۰، الرقم: ۲۱۱۶، و أبو داود في السنن، —

مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ، میرے اصحاب کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹانا......الحدیث۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

-------- كتاب: الوصايا، باب: ماجاء في مَا لا يجوز للموصي في ماله، ٣/١١٢، الرقم: ٢٨٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٨، الرقم: ١٠٩٢٩، و في عمل اليوم والليلة، ١/٥٨٧، الرقم: ١٠٩٠، و مالك في الموطأ، كتاب: الوصية، باب: الوصية في الثلث لا تتعدى، ٢/٧٦٣، الرقم: ١٤٥٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٩، الرقم: ١٥٤٦، و عبد الرزاق في المصنف، ٩/٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٦٠، الرقم: ٤٢٤٩۔

۳. فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ ﷡

﴿فضیلتِ مہاجرین ﷡ کا بیان﴾

۸/۳۴۲. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ ﷛ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ (و في رواية زاد: وَ أَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ)، وَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْأَنْصَارِ ﴿الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيْمَانَ﴾ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ يَعْفُوَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷛ نے فرمایا: میں (آئندہ) خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق پہنچانے (اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی حرمتوں کی حفاظت کرے) اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں (جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے ہی شہر (مدینہ اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا) حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے، پس اسے چاہئے کہ وہ ان کے نیکوکاروں کی نیکیاں قبول کرے اور ان کے بروں سے درگزر

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: والذين تبوء الدار والإيمان، ۴/۱۸۵۴، الرقم: ۴۶۰۶، و في كتاب: الجنائز، باب: ماجاء في قبر النبي ﷺ و أبي بكر و عمر، ۱/۴۶۹، الرقم: ۱۳۲۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۳۶، الرقم: ۳۷۰۵۹، والخلال في السنة، ۱/۱۱۶، الرقم: ۶۲، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۳۸، والشوكاني في نيل الأوطار، ۶/۱۵۹۔

کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٤٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور عبداللہ بن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ آپ سے کہا گیا: یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے والدین اسے اپنے ساتھ ہجرت پر لے کر گئے تھے کہ یہ خود ہجرت پر گیا تھا (اس لیے اس کا وظیفہ دوسروں کی نسبت کم ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٤٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٤، الرقم: ٣٧٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٩، الرقم: ١٢٧٧٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٥٤، وفي الإصابة، ٧/٦٨٠۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٧، الرقم: ٣٧٠٨، وفي كتاب: الهبة ــ

فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَکَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَکَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتْرُکَ مِنْ عَمَلِکَ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس! یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا: اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تو ان کی خیرات دیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا ان کے دودھ کی بھی خیرات کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۳۴۵. عَنْ أَبِي بَکْرٍ رضی الله عنه قَالَ: کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فِي الْغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ

وفضلها، باب: فضل المنيحة، ۲/۹۲۸، الرقم: ۲۴۹۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۴، الرقم: ۱۱۱۲۰، وابن الجارود في المنتقی، ۱/۲۵۷، الرقم: ۱۰۲۹، و أبو عوانة في المسند، ۴/۴۳۲، الرقم: ۷۲۱۵، والبيهقي في السنن الکبری، ۹/۱۵۔

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلی الله عليه وآله وسلم أصحابه إلی المدينة، ۳/۱۴۲۷، الرقم: ۳۷۰۷، و في التاريخ الصغير، ــ

طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَابَكْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غار میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کیا: اے نبی اللہ، اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۴۶/۱۲. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَ سَعْدٌ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى، ۸۷:۱]، فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ

.... ۳۲/۱، الرقم: ۱۰۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۷، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ۳۹۲/۸۔

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ و أصحابه إلى المدينة، ۱۴۲۸/۳، الرقم: ۳۷۱۰، والنسائي في السنن الکبرى، ۵۱۳/۶، الرقم: ۱۱۶۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۱/۴، و أبويعلى في المسند، ۲۶۲/۳، الرقم: ۱۷۱۵۔

منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تھے اور یہ دونوں احباب لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ سورت پڑھ چکا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ رضی الله عنہم

﴿ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان ﴾

١٣/٣٤٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَ لِكُلِّ امْرِيءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ

١٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ماجاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِّيِّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مَانَوَى، ١/٣٠، الرقم: ٥٤، وفي كتاب: العتق، باب: الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق و نحوه ولا عتاقه إلا لوجه الله، ٢/٨٩٤، الرقم: ٢٣٩٢، وفى كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٦، الرقم: ٣٦٨٥، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية فى الأيمان، ٦/٢٤٦١، الرقم: ٦٣١١، وفى كتاب: الحيل، باب: فى ترك الحيل وأن لكل امرىء مانوى في الأيمان وغيرها، ٦/٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٣، وفى كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ١/٣، الرقم: ١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ٣/١٥١٥، الرقم: ١٩٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/١٧٩، الرقم: ١٦٤٧، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيها عني به الطلاق والنيات، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٢٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ٧/١٣، الرقم: ٣٧٩٤، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ٢/١٤١٣، الرقم: ٤٢٢٧۔

امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٣٤٨. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو اس وقت ہم یمن میں تھے، پس ہم ایک کشتی میں سوار

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة، ٣/١٤٠٧، الرقم: ٣٦٦٣، الرقم: ٣٦٦٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤٦، الرقم: ٣٩٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم رضی اللہ عنہم، ٤/١٩٤٦، الرقم: ٢٥٠٢، والبزار في المسند، ٤/١٥٦، الرقم: ١٣٢٦، ٨/١٣٨، الرقم: ٣١٤٩، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠٣، الرقم: ٧٣١٦.

ہوئے، اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی تک پہنچا دیا۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کی سنگت اختیار کی اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ ﷺ ہجرت فرما چکے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۵/۳۴۹. عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں بکثرت کھجور کے درخت ہیں، مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ نکلا جس کو (حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل) یثرب کہا جاتا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶/۳۵۰. عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۲۶، الرقم: ۳۴۲۵، وفي كتاب: التعبير، باب: إذا رأى بقرا تنحر، ۶/۲۵۷۹، الرقم: ۶۶۲۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الرؤيا، باب: رؤيا النبي ﷺ، ۴/۱۷۷۹، الرقم: ۲۲۷۲، وابن ماجة في السنن، كتاب: تعبير الرؤيا، باب: تعبير الرؤيا، ۲/۱۲۹۲، الرقم: ۳۹۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۱۷۵، الرقم: ۶۲۷۵-۶۲۷۶، وأبو يعلى في المسند، ۱۳/۲۸۳، الرقم: ۷۲۹۸۔

۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ —

الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْئٍ دَخَلَ جَوفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّکَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الإِسْلَامِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں (یعنی عبداللہ بن زبیر ابھی ان کے پیٹ میں تھے) فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ سے نکلی تو میں پورے دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں ٹھہری، اور قبا میں، میں نے عبداللہ (بن زبیر) کو جنم دیا، پھر میں انہیں لا کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوریں منگائیں اور ان کو چبایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جو چیز داخل ہوئی وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی گھٹی دی پھر ان کیلئے دعاء برکت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وہ پہلے بچے تھے جو (ہجرت کے بعد) مسلمانوں میں پیدا ہوئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷/۳۵۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: قَالَتْ: قَالَ

.... وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱٤۲۲، الرقم: ۳٦۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عنه ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۳/۱٦۹۱، الرقم: ۲۱٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/۳٤۷، الرقم: ۲٦۹۸۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/۲۰٤، الرقم: ۱۱۹۲۷، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/٤۱۳، الرقم: ۵۷۵۔

۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة،—

النَّبِيُّ ﷺ: أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی اور دو پتھریلے پہاڑوں کے درمیان وادی ہے۔ پس جس مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس نے (اللہ کی توفیق سے) ہجرت کی اور وہ عام لوگ جو (آپ ﷺ کے فرمان سے پہلے) حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ (بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد) مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٣٥٢/١٨. عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا ﷺ فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ

--------- ٣/١٤٠٥، وفي كتاب: الحوالات، باب: جوار أبي بكر في عهد النبي ﷺ و عقده، ٢/٨٠٣-٨٠٤، الرقم: ٢١٧٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٣٣، الرقم: ٢٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٧-١٧٩، الرقم: ٦٢٧٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٤، الرقم: ٤٢٦٢، وقال: هذا حديث صحيح، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٩، وابن راهويه في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٤٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٧٤، الرقم: ١٤٣١، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٤١، الرقم: ٣٦٥۔

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٤، وفي كتاب: الرقاق، باب: فضل الفقر، ٥/٢٣٦٩، الرقم: ٦٠٨٣، والحميدي في المسند، —

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَکَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ.

''حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہجرت کی سو ہمارا اُجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ پس ہم میں سے بعض تو وہ ہیں جو اس دنیا سے اپنے اجر میں سے کوئی چیز وصول کیے بغیر رخصت ہو گئے، ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور ترکہ میں صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب اس کے ساتھ ہم ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب آپ کے پاؤں کو ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم آپ کا سر ڈھانپ دیں اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم (مہاجرین) میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔

.... ۱/۸٤، الرقم: ۱۵۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۰۷، الرقم: ۱۰٤۰۲، والزيلعي في نصب الراية، ۲/۲٦٤۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ:

مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ رضي الله عنهم

﴿انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١. فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم مِنَ الإِيْمَانِ

﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت علامت ایمان ہے﴾

١/٣٥٣. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور ایک دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ١/١٤، الرقم: ١٧، و في كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي رضی اللہ عنہ من الإيمان وعلاماته، ١/٨٥، الرقم: ٧٤، و النسائى في السنن، كتاب: الإيمان و شرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/١١٦، الرقم: ٥٠١٩، و في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣٣١، ٦/٥٣٤، الرقم: ١١٧٥٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٧٠۔

٢/٣٥٤. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ (و في رواية للنسائي: وَلَايُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ) فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا آپ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے (اور امام نسائی کی روایت میں ہے کہ ان سے صرف کافر بغض رکھتا ہے) پس جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ نے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ نے بغض رکھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي ﷺ من الإيمان و علاماته، ١/٨٥، الرقم: ٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٢، الرقم: ٣٩٠٠، وقال: هذا حديث صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ١/٥٧، الرقم: ١٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٢، و في فضائل الصحابة، ٢/٨٠٧، الرقم: ١٤٥٥، و ابن مندة في الإيمان، ٢/٦٠٨، الرقم: ٥٣٤، إسناده صحيح، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٩١، الرقم: ٦٩٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٩٠، الرقم: ١٥٠٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٤٥٦، الرقم: ٤٧٣۔

٣/٣٥٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم رَأَى صِبْيَانًا وَ نِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُمْثِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ. اللَّهُمَّ، أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي: الْأَنْصَارَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کیلئے) کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد انصار تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٣٥٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم للأنصار أنتم أحب الناس إلي، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٨، الرقم: ٢٥٠٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٥، الرقم: ١٢٨٢٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٥٠۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ١/٨٦، الرقم: ٧٦۔٧٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٥، الرقم: ٣٩٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٦،٨٨، الرقم: ٨٣٢٣، ٨٣٣٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤، الرقم: ١١٣١٨، ١١٤٢٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٦٣، الرقم: ٧٢٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧٢۔٣٢٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٨٧، الرقم: ١٠٠٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٠، الرقم: ٢١٨٢۔

اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٣٥٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَ مَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی خاطر ان سے محبت کی اور جس

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٩٩، و في المعجم الكبير، ١٩/٣٤١، الرقم: ٧٨٩، و أبو نعيم عن البراء بن عازب رضي الله عنه في المسند المستخرج، ١/١٥٦، الرقم: ٢٣٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٩٢، الرقم: ١٤١٦، و العسقلاني في فتح الباري، ١/٦٣، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٧/١٧٣، الرقم: ٣٦١٤، و أبو زرعة في سؤالات البرذعي، ١/٥٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٩، وقال: و رجاله ثقات۔

شخص نے انصار سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال، بخاری و مسلم کے رجال ہیں اور امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں اور امام ابونعیم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

٦/٣٥٨. عَنْ عَبْدَةَ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا كَانَ خَالِدٌ يَأْوِي إِلَى فِرَاشٍ إِلَّا وَ هُوَ يَذْكُرُ مِنْ شَوْقِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ إِلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ يُسَمِّيْهِمْ وَ يَقُوْلُ: هُمْ أَصْلِي وَ فَصْلِي، وَ إِلَيْهِمْ يَحِنُّ قَلْبِي، طَالَ شَوْقِي إِلَيْهِمْ، فَعَجِّلْ رَبِّي، قَبْضِي إِلَيْکَ، حَتَّى يَغْلِبَهُ النَّوْمُ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹتے تو وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنا شوقِ (ملاقات) ذکر کیا کرتے جو مہاجرین و انصار تھے ان کے نام لیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میری اصل اور فصل (یعنی حسب ونسب) ہیں اور بس انہی کی طرف میرا دل مائل رہتا ہے۔ میرا شوق ان کی طرف طویل ہے۔ سو اے میرے رب! مجھے جلد اپنے پاس بلا (تاکہ ملاقاتِ محبوب ﷺ کا کچھ سامان ہو) یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آ جاتی۔‘‘ اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٦/١٩٩، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٥٣٩، و المزي في تهذيب الكمال، ٨/١٧١، و القاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٦، الرقم: ١٢١٢.

٢. فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿انصار صحابہ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾

٧/٣٥٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِکَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَ الْجُوْعِ، قَالَ:

اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةَ   فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةَ

فَقَالُوا مُجِيْبِيْنَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا   عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خندق کی طرف

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٣، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: التحريض على القتال، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، و ابن ماجة نحوه في السنن، كتاب: المساجد و الجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٤٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٦، الرقم: ١٣٩٥١، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٤٩، الرقم: ٧٢٥٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧١۔

تشریف لے گئے مہاجرین و انصار سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مشقت اور بھوک کو دیکھ کر فرمایا: اے میرے اللہ! بلا شبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما! انصار و مہاجرین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۶۰ /۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَرَّ أَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رضي الله عنهما بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَخْبَرَهُ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ قَالَ: فَخَرَجَ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقبلوا من محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم، ۱۳۸۳/۳، الرقم: ۳۵۸۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ۱۹٤۹/٤، الرقم: ۲۵۱۰، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: في فضل الأنصار و قريش، ۷۱۵/۵، الرقم: ۳۹۰۷، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ۹۱/۵، الرقم: ۸۳٤٦، و في فضائل الصحابة، ۷۱/۱، الرقم: ۲٤۱، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷٦/۳، الرقم: ۱۲۸۲۵، و في فضائل الصحابة، ۶۱۰/۲، الرقم: ۱٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۷۱/٦، الرقم: ۱۲۸۸۷۔

النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو دیکھا وہ رو رہے تھے تو فرمایا: کیا چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں اپنی مجلسوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ساری صورتحال عرض کی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (حجرۂ مبارک) سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے چادر مبارک کا ایک سرا سر اقدس پر پٹی کی طرح باندھ رکھا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ آخری بار آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تھے، اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا معدہ اور زنبیل ہیں (یعنی میرے خاص محرم راز ہیں)۔ ان پر جو فرائض تھے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں سے قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۳۶۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت و ربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ۴/۱۶۸۴، الرقم: ۴۳۳۳، و النسائي في السنن الكبرى، ۶/۳۳۳، الرقم: ۱۱۱۴۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۱۴، الرقم: ۱۸۰۷۳، و ابن أبي عاصم في الجهاد، ــ

بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُولُ لَکَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَى: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ٥:٢٤]، وَلٰكِنِ امْضِ وَ نَحْنُ مَعَکَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ، ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ’’آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔‘‘ بلکہ آپ ﷺ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۶۲/ ۱۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ

٢/ ٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، و قال: إسناده حسن.

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ٤/ ١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦ و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/ ٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، ١/ ٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، و قال: هذا حديث صحيح الإسناد، ٣/ ٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، و الطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/ ١٢٤، الرقم: ٣٠٦، و الشاشي في المسند، ٢/ ١٩٧، الرقم: ٧٦٦ و ابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/ ٥٥٦، الرقم: ٢٢١، و قال: إسناده صحيح.

مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْئٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا نَبِيَّ اللهِ، وَ اللهِ لَا نَقُولُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلٰکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَنَکُونَنَّ بَيْنَ يَدَيْکَ، وَ عَنْ يَمِيْنِکَ وَ عَنْ شِمَالِکَ وَ مِنْ خَلْفِکَ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْکَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَالِکَ وَ سَرَّهُ ذٰلِکَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر (گھڑ سوار) شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم! ہم آپ کو اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ (آپ اور آپ کا رب جائیں اور جا کے قتال کریں ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں) لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (قتال میں) آپ کے سامنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو اس بات نے بہت خوش کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

۱۱/۳۶۳. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ابو سفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ہم لوگوں سے جواب لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ماریں تو

۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ۳/۱٤۰۳، الرقم: ۱۷۷۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۵۷، الرقم: ۱۳۷۲۹، ۳/۲۱۹-۲۲۰، الرقم: ۱۳۳۲۰-۱۳۳۲۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳٦۲، الرقم: ۳٦۷۰۸، و أبو عوانة في المسند، ٤/۲۸۳، الرقم: ٦۷٦۷، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦۰/۱۵۹، ۲۰/۲۵۰، و النووي في شرح على صحيح مسلم، ۱۲/۱۲٤، و المزي في تهذيب الكمال، ۱۰/۲۸۰، و الشوكاني في نيل الأوطار، ۸/٤۵۔

ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دعوت (جہاد) دی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۳۶۴. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ عزوجل بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَ طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَ مَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَ لِرَسُولِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے پس

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ۴/۱۵۷۴، الرقم: ۴۰۷۵، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ۲/۷۳۸، الرقم: ۱۰۶۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۹۱، الرقم: ۸۳۴۷، وفي فضائل الصحابة، ۱/۷۲، الرقم: ۲۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۴، الرقم: ۱۲۰۴۰، وفي فضائل الصحابة، ۲/۸۰۰، الرقم: ۱۴۳۵، وابن حبان في الثقات، ۲/۸۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/۵۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس وقت نہیں آیا جب تم باہم دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے پس ہم نے آپ کو امن دیا، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالت شکست میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم پر احسان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

۱۳/۳۶۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: اسْتَشَارَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم مَخْرَجَهُ إِلَى بَدْرٍ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ اسْتَشَارَ عُمَرَ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَقَالَ بَعْضُ الْأَنْصَارِ: إِيَّاكُمْ يُرِيْدُ نَبِيُّ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَا

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۸۸، الرقم: ۱۲۹۷۷، و النسائي في السنن الکبری، ۵/۹۲، ۱۷۰، الرقم: ۸۳۴۸، ۸۵۸۰، و ابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۳، الرقم: ۴۷۲۱، و أبو يعلی في المسند، ۶/۴۰۷، الرقم: ۳۷۶۶، ۳۸۰۳، و البيهقي في السنن الکبری، ۱۰/۱۰۹، و ابن أبي عاصم في الجهاد، و قال: حديث صحيح، ۲/۵۵۷، الرقم: ۲۲۲۔

مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ قَائِلُ الْأَنْصَارِ: تَسْتَشِيْرُنَا يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُولُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلٰکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ أَکْبَادَهَا إِلَی بَرْکِ الْغِمَادِ لَاتَّبَعْنَاکَ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ کَثِيْرٍ: هٰذَا إِسْنَادٌ ثُلَاثِيٌّ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر میں تشریف لے جانے کے لئے صحابہ کرام سے رائے لی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی، پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رائے لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی۔ آپ ﷺ نے پھر ان (عام صحابہ رضوان اللہ علیہم) سے رائے لی۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے انصاری بھائیو! حضور نبی اکرم ﷺ تم لوگوں سے رائے لینا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر انصار کے ترجمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم سے مشورہ لینا چاہتے ہیں ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ: ’’آپ اور آپ کا رب جا کر جہاد کریں، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔‘‘ لیکن قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ان سواریوں (گھوڑوں) کے سینے برک غماد پہاڑ سے ٹکرائیں گے تو ہم انصار کے بیٹے جب بھی آپ کی پیروی کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد ثلاثی ہے اور صحیح حدیث کی شرط پر صحیح ہے۔

٣٦٦/١٤. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَکَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَکَّةَ عَشْرَ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاکم في —

سِنِيْنَ يَتْبَعُ النَّاسَ فِي مَنَازِلِهِمْ: بِعُكَاظٍ وَ مَجَنَّةَ، وَ فِي الْمَوَاسِمِ بِمِنًى يَقُولُ: مَنْ يُؤْوِيْنِي؟ مَنْ يَنْصُرُنِي؟ حَتَّى أُبَلِّغَ رِسَالَةَ رَبِّي وَلَهُ الْجَنَّةُ؟ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ أَوْ مِنْ مُضَرَ فَيَأْتِيهِ قَوْمُهُ فَيَقُولُونَ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يُفْتِنُکَ، وَ يَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ وَهُمْ يُشِيْرُونَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، حَتَّى بَعَثَنَا اللهُ إِلَيْهِ مِنْ يَثْرِبَ فَآوَيْنَاهُ وَ صَدَّقْنَاهُ، فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ وَ يُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُسْلِمُونَ بِإِسْلَامِهِ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ إِلَّا وَ فِيْهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُظْهِرُونَ الْإِسْلَامَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں دس سال اس طرح گزارے کہ لوگوں کے پاس ان کے ٹھکانوں پر (دعوتِ حق پہنچانے) جایا کرتے تھے، عکاظ اور مجنہ کے بازاروں میں اور حج کے دنوں میں منیٰ میں تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ فرماتے کون مجھے ٹھکانا دے گا؟ اور کون میری مدد کو تیار ہے؟ کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچا دوں اور اس نصرت کرنے والے کے لئے جنت ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی یمن یا قبیلہ مضر سے مکہ آنے کا ارادہ کرتا تو اس کے پاس اس کی برادری والے اور قریبی رشتہ دار آ کر کہتے: اُس قریشی نوجوان سے بچ کر رہنا، ایسا نہ ہو کہ تمہیں فتنہ میں

المستدرك، ٦٨١/٢، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٤٦/٨، ٩/٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٢٣٢/٤، الرقم: ٢٥٣٩، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٤٦/٦، و في موارد الظمآن، ٤٠٨/١، الرقم: ١٦٨٦۔

ڈال دے۔ آپ ﷺ اُن خیموں کے درمیان سے گزرتے، لوگ آپ کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یثرب (مدینہ منورہ) سے ہم لوگوں کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ ہم نے آپ ﷺ کو پناہ دی اور آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ ہمارا آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ ﷺ پر ایمان لاتا، آپ ﷺ اسے قرآن پڑھاتے، جب وہ گھر واپس آتا اس کے قبول اسلام کی وجہ سے لوگ مسلمان ہو جاتے۔ یہاں تک کہ انصار کے گھروں میں سے کوئی گھرانہ ایسا نہ بچا جس میں آٹھ نو مسلمان اسلام ظاہر کرنے والے نہ ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٥/٣٦٧. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه في رواية طويلة: قَالَ: ائْتَمَرُوا جَمِيعًا (أَي الأَنْصَارُ)، فَقُلْنَا: حَتَّى مَتَى نَتْرُكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُطْرَدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَ يَخَافُ؟ فَرَحَلَ إِلَيْهِ مِنَّا سَبْعُونَ رَجُلًا حَتَّى قَدِمُوا عَلَيْهِ فِي الْمَوَاسِمِ، فَوَاعَدْنَاهُ شِعْبَ الْعَقَبَةِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ مِنْ رَجُلٍ وَ رَجُلَيْنِ حَتَّى تَوَافَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، (عَلَامَ) نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَالنَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَ عَلَى الْأَمْرِ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤٦، ٩/٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٦/٤٦، و في موارد الظمآن، ١/٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ أَنْ تَقُوْلُوا فِي اللهِ لَا تَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَ عَلَى أَنْ تَنْصُرُوْنِي فَتَمْنَعُوْنِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَ أَزْوَاجَكُمْ وَ أَبْنَاءَكُمْ وَلَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ (ہجرت مدینہ سے قبل) ایک روز ہم سب (انصار) نے مشورہ کیا اور یہ کہا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں اس حالت میں کب تک چھوڑے رکھیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑوں اور وادیوں میں گشت کریں اور لوگوں کے خوف و خطر میں مبتلا رہیں چنانچہ ہم میں سے ستر آدمی موسم حج میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات چیت کرنے کے لئے عقبہ کی گھاٹی طے کی۔ ہم گھاٹی میں ایک ایک دو دو کر کے جمع ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ ہر حال میں تم (میری بات) سنو اور میری اطاعت کرو، خواہ جی چاہے یا نہ چاہے، تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں خرچ کرو، بھلی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے روکو۔ لوگوں میں اللہ کے احکام کا چرچا کرنا اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا، تم لوگ میری مدد کرنا جب میں تمہارے پاس آ جاؤں، میری حفاظت اس طرح سے کرنا جس طرح سے کہ تم اپنی اور اپنی اولاد اور ازواج کی حفاظت کرتے ہو اور اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہارے لئے جنت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦٨/١٦. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة (في قصة بيعة سبعين رجلا من الأنصار بشعب العقبة على النُّصرة): قَالَ: فَقُمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَبَايَعْنَاهُ وَ أَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ مِنْ أَصْغَرِهِمْ. (و في رواية للبيهقي: وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِيْنَ إِلَّا أَنَا) فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ، فَإِنَّا لَمْ نَضْرِبْ أَكْبَادَ الْإِبِلِ إِلَّا وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ إِنَّ إِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَ قَتْلُ خِيَارِكُمْ وَ أَنَّ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ فَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُوْنَ عَلَى ذَلِكَ وَ أَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ وَ إِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَخَافُوْنَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ جَبِيْنَةً فَبَيِّنُوا ذَلِكَ، فَهُوَ عُذْرٌ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ. قَالُوا: أَمِطْ عَنَّا يَا أَسْعَدُ، فَوَاللهِ، لَا نَدَعُ هَذِهِ الْبَيْعَةَ أَبَدًا وَلَا نَسْلُبُهَا أَبَدًا قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ فَأَخَذَ عَلَيْنَا وَ شَرَطَ وَ يُعْطِيْنَا عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ غَيْرِ هَذَا الطَّرِيْقِ أَيْضًا، وَ هَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤٦، ٩/٩، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٦/٤٦، و في موارد الظمآن، ١/٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ طویل روایت میں (عقبہ کی گھاٹی میں ستر افرادِ انصار کی بیعتِ نصرت کا واقعہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (عقبہ کی گھاٹی میں) آپ ﷺ کی طرف اٹھے پھر آپ ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور یہ ہم لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے (اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ستر آدمیوں میں میرے سوا سب سے چھوٹے تھے)‘ اور کہا ٹھہرو، اے اہل یثرب! ہم لوگوں نے اس سفر میں اونٹوں کے کلیجے محض اس لئے چھلنی کئے ہیں کہ ہم لوگ جانتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور آج آپ ﷺ کو ساتھ لے جانا تمام عرب سے عداوت مول لینے کے مترادف ہے، تمہارے بڑے بڑے معزز (سردار) قتل کئے جائیں گے اور (تمام عرب کی) تلواریں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی سو اگر تم میں ان امور کو برداشت کرنے کی طاقت ہے تو آپ ﷺ کو اپنے ہمراہ لے چلو اور تمہارا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور اگر تم اپنے دلوں میں کچھ خوف و خطر محسوس کرتے ہو تو آپ ﷺ کو چھوڑ دو اور آپ ﷺ سے واضح طور پر عرض کر دو۔ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عذرخواہی کر لیں گے۔ (حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں سن کر) لوگوں نے کہا: اے اسعد! آپ (اب) ہٹ جائیں اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو کبھی بھی چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہی کبھی اس بیعت کو توڑیں گے۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ہم سے کچھ شرائط طے کیں اور انہیں وفا کرنے پر آپ ﷺ نے جنت کا وعدہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

۱۷/۳۶۹. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ فذكر الحديث

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۲۵، الرقم: ۲۲۸۲۱۔

فَقَالَ عُبَادَةُ رضی الله عنہ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنہ: إِنَّکَ لَمْ تَکُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْکَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ عَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالَى وَلَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيهِ وَ عَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صلی الله علیہ وآلہ وسلم إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَثْرِبَ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَ أَزْوَاجَنَا وَ أَبْنَاءَ نَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم الَّتِي بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَکَثَ فَإِنَّمَا يَنْکُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَنْ أَوْفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم وَفَّى اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صلی الله علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت اسماعیل بن عبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس وقت ہمارے ساتھ نہیں تھے جب ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اور بے شک ہم نے چستی اور سستی ہر حال میں آپ کا حکم سننے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت بجا لانے اور آسانی اور تنگدستی میں خرچ کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کرنے اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے پروا کئے بغیر اللہ کی بات کرنے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت کرنے پر کہ جب وہ ہمارے پاس یثرب تشریف لائیں اور یہ کہ ہم ان کا ان چیزوں سے دفاع کریں گے جن سے ہم اپنی جانوں کا، اپنی بیویوں اور اپنے بیٹوں کا دفاع کرتے ہیں ان سب چیزوں پر ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی (اور اس بیعت کے بدلہ میں) ہمارے لیے جنت ہے۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ وہ بیعت ہے جو ہم نے کی، پس جس شخص نے یہ بیعت توڑی تو بے شک وہ اپنی جان پر کیا ہوا وعدہ توڑتا ہے اور جو اس چیز کو پورا کرتا ہے جس پر اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی تھی تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اس چیز

کو پورا کرنے والا ہے جس پر اس کے نبی نے بیعت کی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨/٣٧٠. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا فِي الشَّعْبِ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، حَتَّى جَاءَ نَا وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِ إِلَّا أَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يَحْضُرَ أَمْرَ ابْنِ أَخِيْهِ وَ يَتَوَثَّقُ لَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوَّلَ مُتَكَلِّمٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ وَ قَدْ مَنَعْنَا مِنْ قَوْمِنَا مِمَّنْ هُوَ عَلَى مِثْلِ رَأْيِنَا فِيْهِ، وَ هُوَ فِي عِزٍّ مِنْ قَوْمِهِ وَمَنَعَةٍ فِي بَلَدِهِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: قَدْ سَمِعْنَا مَا قُلْتَ، فَتَكَلَّمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَخُذْ لِرَبِّكَ وَ لِنَفْسِكَ مَا أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَتَلَا الْقُرْآنَ، وَ دَعَا إِلَى اللهِ عزوجل وَرَغَّبَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُوْنِي مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ نِسَاءَكُمْ وَ أَبْنَاءَكُمْ. قَالَ: فَأَخَذَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ، وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا. فَبَايِعْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَنَحْنُ (وَاللهِ) أَهْلُ الْحُرُوْبِ وَأَهْلُ

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٦١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٧١-٤٧٣، الرقم: ٧٠١١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٤، و الطبري في تاريخ الأمم و الملوك، ١/٥٦٢، و القرطبى في الجامع لأحكام القرآن، ١٤/١٥٠، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٣٩٢، و الفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٢٥٤٢۔

www.MinhajBooks.com

الْحَلْقَةِ وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ قَالَ: فَاعْتَرَضَ الْقَولَ وَالْبَرَاءُ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبُو الْهَيْثَمِ ابْنُ التَّيِّهَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الرِّجَالِ حِبَالاً وَ إِنَّا قَاطِعُوهَا يَعْنِي الْعُهُودَ. فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ نَحْنُ فَعَلْنَا ذٰلِکَ ثُمَّ أَظْهَرَکَ اللهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى قَوْمِکَ وَ تَدَعَنَا قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: بَلِ الدَّمَ الدَّمَ، وَ الْهَدْمَ الْهَدْمَ، أَنَا مِنْكُمْ وَ أَنْتُمْ مِنِّي أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ وَ أُسَالِمُ مَنْ سَالَمْتُمْ ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَ صَحَّحَهُ، وَ رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم لوگ گھاٹی میں جمع ہو کر آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے چچا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ حضرت عباس اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے، اپنی قوم کے دین پر تھے مگر انہیں یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ اپنے بھتیجے کے معاملہ میں حاضر رہیں اور آپ ﷺ کی نصرت کریں۔ جب ہم بیٹھ گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے گفتگو کا آغاز کیا اور کہا: اے خزرج کے لوگو! جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ محمد (ﷺ) ہم میں سے ہیں ہم نے اپنی قوم سے آپ ﷺ کی حفاظت کی، باوجودیکہ میں بھی اس قوم کا ایک فرد ہوں۔ یہ اپنی تمام قوم سے معزز ہیں اور اپنے شہر میں حفاظت سے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ان سے کہا ہم لوگوں نے آپ کی بات سن لی۔ یا رسول اللہ! آپ فرمایئے، آپ اپنے لیے اور اپنے رب کے لئے جو (شرائط) مناسب سمجھیں لے لیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کلام فرمایا: اولاً قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اللہ کی طرف دعوت دی، اسلام کے بارے میں رغبت دلائی اس کے بعد فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم میری حفاظت اس طرح کرو جس طرح کہ تم اپنی

عورتوں اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہو۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم آپ کی اسی طرح سے حفاظت کریں گے جس طرح کہ ہم اپنی اولاد اور خاندان کی حفاظت کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ہم سے بیعت لے لیں خدا کی قسم، ہم جنگجو لوگ ہیں اور یہ چیز ہماری میراث میں ہمارے بڑوں سے چلی آ رہی ہے۔ ابھی براء رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض و معروض کر ہی رہے تھے کہ بیچ میں ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ بول پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اور کچھ لوگوں کے درمیان کچھ معاہدے ہیں اور ہم ان کو بھی ختم کر دیں گے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ادھر تو ہم معاہدے ختم کر دیں اور ادھر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی قوم پر غلبہ دے دے اور آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم میں تشریف لے جائیں۔ یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے اور پھر فرمایا: خون خون ہے اور نقصان نقصان ہے، میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ میں سے ہو، میں (بھی) اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں (بھی) اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام احمد کی سند کے رجال بخاری و مسلم کے رجال ہیں۔

۱۹/۳۷۱. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَی بَدْرٍ حَتَّی إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بَلَغَنَا أَنَّهُمْ بِكَذَا وَ كَذَا. قَالَ: ثُمَّ

۱۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۳۵۳، الرقم: ۳۶۶۶۰، و العسقلاني في فتح الباری، ۷/۲۸۸، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۸۸ و في البداية، ۳/۲۶۳۔

خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: مِثْلَ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ. ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ فَوَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ، وَلَا لِي بِهَا عِلْمٌ، وَ لَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنَسِيْرَنَّ مَعَكَ، وَلَا نَكُوْنُ كَالَّذِيْنَ قَالُوْا لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَّبِعُوْنَ، وَ لَعَلَّ أَنْ تَكُوْنَ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَ أَحْدَثَ اللهُ إِلَيْكَ غَيْرَهُ فَانْظُرِ الَّذِي أَحْدَثَ اللهُ إِلَيْكَ فَامْضِ، فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَ عَادِ مَنْ شِئْتَ، وَ سَالِمْ مَنْ شِئْتَ، وَ خُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ. فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى قَوْلِ سَعْدٍ رضي الله عنه ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ إِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ﴾ [الأنفال، ٥:٨]، الآية.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگ بدر کے لئے تشریف لے گئے مقامِ روحاء میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ فلاں فلاں مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح عرض کیا: مشرکین مکہ فلاں فلاں مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

آپ ہم لوگوں سے رائے چاہتے ہیں؟ سوقسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگ بنایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی میں اس راستے سے کبھی نہیں گزرا اور نہ مجھے اس راستہ کا علم ہے اگر آپ برک غماد تک جو یمن کے اطراف میں ہے تشریف لے چلیں تو ہم لوگ آپ کے ساتھ (وہاں تک بھی) جائیں گے اور ہم ان لوگوں کی طرح نہیں جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا کہ: ''آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہاں بیٹھے ہیں'' لیکن ہم لوگ یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی پیروی میں (لڑیں گے) اور شاید ایسا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ارادہ سے نکلیں اور اللہ اس کے خلاف کوئی بات ظاہر کر دے، سو آپ اس واقعہ کی طرف جو اللہ آپ کی طرف لایا غور فرما لیں، آپ کو اختیار ہے جس کی رسی کو آپ چاہیں جوڑیں اور جس کی رسی کو آپ چاہیں کاٹ دیں، جس سے آپ چاہیں دشمنی کریں اور جس سے آپ چاہیں صلح کریں، ہمارے مالوں میں سے آپ جتنا چاہیں لے لیں (ہم آپ کی خواہش کی مخالفت کرنے والے نہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس جواب پر قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ''(اے حبیب) جس طرح آپ کا رب آپ کو آپ کے گھر سے حق کے (عظیم مقصد) کے ساتھ (جہاد کے لئے) باہر نکال لایا حالانکہ مسلمانوں کا ایک گروہ (اس پر) ناخوش تھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲/ ۲۰. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَهْلَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الْأَضْحَى، وَ نَحْنُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ عُقْبَةُ: إِنِّي

۲۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ٤٤٤۔٤٥٥، الرقم: ۳۷۱۰۲۔۳۷۱۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۲٥٦، الرقم: ۷۱۰، و عبد بن حميد في المسند، ۱/ ۱۰۷، الرقم: ۲۳۸، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۳/ ۳۹٤، الرقم: ۱۸۱۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/ ۹۲۔

مِنْ أَصْغَرِهِمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَوْجِزُوْا فِي الْخُطْبَةِ فَإِنِّي، أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، سَلْنَا لِرَبِّكَ وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ وَسَلْنَا لِأَصْحَابِكَ وَ أَخْبِرْنَا مَا الثَّوَابُ عَلَى اللهِ وَ عَلَيْكَ فَقَالَ: أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تُؤْمِنُوْا بِهِ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَ أَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي أَنْ تُطِيْعُوْنِي أَهْدِيْكُمْ سَبِيْلَ الرِّشَادِ، وَ أَسْأَلُكُمْ لِي وَلِأَصْحَابِي أَنْ تُوَاسُوْنَا فِي ذَاتِ أَيْدِيْكُمْ مِمَّا مَنَعْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَلَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ وَ عَلَيَّ قَالَ: فَمَدَدْنَا أَيْدِيْنَا فَبَايَعْنَاهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عمرو انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اہل عقبہ کے ساتھ قربانی والے دن وعدہ فرمایا اور ہم ستر لوگ تھے حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خطبہ کو مختصر کرو کیونکہ میں کفار قریش کی وجہ سے تمہارے لئے خوفزدہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے اپنے رب کے لئے اور اپنی جان کے لئے اور اپنے اصحاب کے لئے سوال کریں اور ہمیں یہ بھی بتایئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ہمارا کیا اجر و ثواب ہے؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم میری اطاعت کرو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاتا ہوں اور اپنے اور اپنے صحابہ کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو تعاون کرو پھر جب تم ایسا کر لو گے تو اللہ اور مجھ پر تمہارے لئے جنت واجب ہے۔ پس ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور

آپ ﷺ کی بیعت کی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۳۷۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوهُ إِلَى قَوْمِهِمْ حَتَّى يُبَلِّغَ كَلَامَ اللهِ وَ رِسَالَاتِهِ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيبُ لَهُ، حَتَّى أَرَادَ اللهُ إِظْهَارَ دِيْنِهِ، وَ نَصْرَ نَبِيِّهِ، وَ إِنْجَازَ مَا وَعَدَهُ سَاقَهُ اللهُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ وَجَعَلَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ دَارَ هِجْرَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال قبائل عرب کے ہاں تشریف لے جاتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ کا کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (جو آپ ﷺ کی مدد کریں) ان کے لئے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات منظور نہ کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے ظاہر کرنے اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا اس کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس خیر کو اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں کی طرف روانہ کر دیا، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لئے ان کے وطن کو دار ہجرت بنا دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۲/۳۷۴. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ بَايَعَ

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٩٤، الرقم: ٦٤٥٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٢۔

۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٥٠، الرقم: ٥٦٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْعَقَبَةِ أَبُوْ الْهَيْثَمِ التَّيِّهَانِ رضي الله عنه، وَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَ إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ النَّاسِ حِبَالاً۔ وَ الْحِبَالُ الْحَلْفُ وَ الْمَوَاثِيْقُ۔ فَلَعَلَّنَا نَقْطَعُهَا، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى قَوْمِکَ، وَ قَدْ قَطَعْنَا الْحِبَالَ وَ حَارَبْنَا النَّاسَ، فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ وَ قَالَ: الدَّمُ الدَّمُ، الْهَدْمُ الْهَدْمُ فَلَمَّا رَضِيَ أَبُوْ الْهَيْثَمِ بِمَا رَجَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ مِنْ قَوْلِهِ أَقْبَلَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمُ، هَذَا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ. وَ إِنَّهُ الْيَوْمَ فِي حَرَمِ اللهِ وَ أَمْنِهِ وَ بَيْنَ ظَهْرَي قَوْمِهِ وَ عَشِيْرَتِهِ، فَاعْلَمُوْا أَنَّهُ إِنْ تُخْرِجُوْهُ رَمَتْكُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ، فَإِنْ كَانَتْ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ بِالْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ ذِهَابِ الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ فَادْعُوْهُ إِلَى أَرْضِكُمْ، فَإِنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا، وَ إِنْ خِفْتُمْ خِذْلَاناً فَمِنَ الْآنِ. فَقَالُوْا عِنْدَ ذَلِکَ: قَبِلْنَا عَنِ اللهِ وَ عَنْ رَسُوْلِهِ مَا أَعْطَيَانَا، وَ قَدْ أُعْطِيْنَا مِنْ أَنْفُسِنَا الَّذِي سَأَلْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَخَلِّ بَيْنَنَا. يَا أَبَا الْهَيْثَمِ، وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلْنُبَايِعْهُ. فَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضي الله عنه: أَنَا أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ، ثُمَّ تَتَابَعُوْا كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ والے دن جس شخص نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی وہ ابو ہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اور لوگوں کے درمیان رسیاں ہیں اور وہ رسیاں قسمیں اور معاہدے ہیں۔ شاید کہ ہم قسمیں اور معاہدات ختم کر لیں اور اس کے بعد آپ اپنی قوم کی طرف لوٹ جائیں۔ ایسی صورت میں ہم تو معاہدات بھی ختم کر چکے ہوں گے، اور لوگوں سے لڑائی بھی مول لے چکے ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، آپ ﷺ نے

فرمایا: خون خون ہے اور نقصان نقصان ہے۔ جب ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی بات کا جواب سن کر راضی ہو گئے تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے لوگو! یہ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ سچے ہیں۔ آپ ﷺ آج تک اللہ کے حرم اور اس کی حفاظت کی جگہ ہیں، اپنی قوم اور اپنے خاندان میں ہیں۔ تمہیں واضح ہونا چاہیے کہ اگر تم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے گئے تو سارا عرب مل کر تمہیں نشانہ بنا لے گا سو اگر تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اپنے اہل و عیال سے ہاتھ دھو لو تو آپ ﷺ کو اپنی سرزمین میں تشریف لانے کی دعوت دو، خدا کی قسم یہ صحیح ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے (سچے) رسول ہیں اور اگر تمہیں رسوائیوں کا ڈر ہو تو ابھی کہہ سن لو۔ یہ سن کر انصار نے کہا: ہم لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہر اس بات کو مان لیا جو آپ ﷺ نے ہمارے اوپر پیش کی اور ہم نے اپنی طرف سے آپ ﷺ کی ہر وہ بات منظور کر لی جو آپ نے ہم سے فرمائی۔ اے ابو ہیثم! ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سے ایک کنارے ہو جاؤ تا کہ ہم لوگ آپ ﷺ سے بیعت کریں۔ حضرت ابو ہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر یکے بعد دیگرے ہر ایک نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۳۷۵. وذكره ابن إسحاق وفي سياقه: **قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ: وَ اللهِ لَكَأَنَّكَ تُرِيْدُنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَ صَدَّقْنَاكَ، وَ شَهِدْنَا أَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ هُوَ الْحَقُّ، وَ أَعْطَيْنَاكَ عَلَى ذٰلِكَ**

۲۳: أخرجه ابن هشام في السيرة النبوية، ۳/۱٦۲، و الكلاعي في الاكتفاء، ۲/۱۷، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۹۰، و في البداية و النهاية (السيرة)، ۳/۲٦۲، و الطبري في جامع البيان، ۹/۱۸٦، و في تاريخ الأمم و الملوك، ۲/۲۷، و الحلبى في السيرة، ۲/۳۸٦۔

عُهُوْدَنَا وَ مَوَاثِيْقَنَا عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ لَکَ، فَامْضِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَا أَرَدْتَ فَنَحْنُ مَعَکَ، فَوَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَوِاسْتَعْرَضْتَ بِنَا الْبَحْرَ فَخُضْتَهُ لَخُضْنَاهُ مَعَکَ، مَا تَخَلَّفَ مِنَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَ مَا نَکْرُهُ أَنْ تَلْقَى بِنَا عُدُوَّنَا غَدًا. إِنَّا لَصُبُرٌ فِي الْحَرْبِ، صُدُقٌ عِنْدَ اللِّقَاءِ، لَعَلَّ اللهَ يُرِيْکَ مِنَّا مَا تَقُرُّ بِهِ عَيْنُکَ، فَسِرْ عَلَى بَرَکَةِ اللهِ. فَسُرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِقَوْلِ سَعْدٍ وَ نَشَّطَهُ، ثُمَّ قَالَ: سِيْرُوْا وَ اَبْشِرُوْا، فَإِنَّ اللهَ قَدْ وَعَدَنِي إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، وَ اللهِ لَکَأَنِّي الْآنَ أَنْظُرُ إِلَى مَصَارِعِ الْقَوْمِ.

’’امام ابن اسحاق کی روایت میں اس حدیث کا شروع حصہ اس طرح سے ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ شاید ہم سے دریافت فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت سعد نے عرض کیا: بے شک ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہم نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور اس بات پر ہم نے آپ سے عہد و پیمان کیا ہے کہ ہم ہر حالت میں آپ کا حکم سنیں گے اور آپ کی اتباع کریں گے، یا رسول اللہ، جس چیز کا بھی آپ کا ارادہ ہو اس کو کر گزریے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ سو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر ہمارے راستے میں سمندر بھی حائل ہو جائے اور آپ اس سمندر میں اتریں تو ہم بھی آپ کے ساتھ سمندر میں کود پڑیں گے ہمارا ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا اور ہمیں یہ بات ناگوار نہ گزرے گی کہ آپ کل ہمارے دشمنوں سے ہمارا مقابلہ کرائیں بے شک ہم لڑائی میں ہمت سے کام لیں گے اور دشمن سے آمنا سامنا ہو تو ہم سچ کر دکھائیں گے شاید اللہ تعالیٰ ہم لوگوں سے آپ کو وہ کارنامے دکھائے کہ جن سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اللہ کی برکت پر آپ تشریف لے چلیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جواب سے بہت خوش ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلو تمہارے لیے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں میں سے ایک کا مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔ خدا کی قسم! میں اپنے اسی مقام سے کفار کے قتل ہونے کے مقامات دیکھ رہا ہوں۔‘‘

۲۴/۳۷۶. عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قِتَادَةَ رضی الله عنه: أَنَّ الْقَوْمَ لَمَّا اجْتَمَعُوْا لِبَيْعَةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ نَضْلَةَ (أَخُوْ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ): يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، هَلْ تَدْرُوْنَ عَلَامَ تُبَايِعُوْنَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكُمْ تُبَايِعُوْنَهُ عَلَى حَرْبِ الْأَحْمَرِ وَ الْأَسْوَدِ مِنَ النَّاسِ، فَإِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ إِذَا أُنْهِكَتْ أَمْوَالُكُمْ مُصِيْبَةً، وَ أَشْرَافُكُمْ قَتْلًا أَسْلَمْتُمُوْهُ، فَمِنَ الْآنِ؟ فَهُوَ وَاللهِ، إِنْ فَعَلْتُمْ خِزْيُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ وَافُوْنَ بِمَا دَعَوْتُمُوْهُ إِلَيْهِ عَلَى نَهْكَةِ الْأَمْوَالِ، وَ قَتْلِ الْأَشْرَافِ فَخُذُوْهُ، فَهُوَ وَاللهِ، خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالُوْا: فَإِنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى مُصِيْبَةِ الْأَمْوَالِ، وَ قَتْلِ الْأَشْرَافِ، فَمَالَنَا بِذَلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ نَحْنُ وَفَيْنَا؟ قَالَ: الْجَنَّةُ. قَالُوْا: ابْسُطْ يَدَكَ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعُوْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ هِشَامٍ.

’’حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے حضرت عباس بن عبادہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ (جو سالم بن عوف

۲۴: أخرجه العسقلاني في الإصابة، ۳/۶۳۰، الرقم: ۴۵۰۹، و الطبری في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۶۳-۵۶۵، و ابن هشام في السيرة النبوية، ۲/۲۹۵، ۳۰۲، و ابن كثير في البداية و النهاية، ۳/۱۶۲، و الطبري في جامع البيان، ۲۸/۹۱۔

کے حلیف تھے) نے کہا: اے برادرانِ خزرج! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس چیز پر اس شخص (رسول اللہ ﷺ) کی بیعت کر رہے ہو؟ انصار نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ آپ ﷺ سے تمام سرخ و سیاہ انسانوں سے لڑائی پر بیعت کر رہے ہو، اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ جب تمہارا مال کسی مصیبت میں ضائع ہو جائے اور تمہارے اشراف قتل کر دیئے جائیں تو تم انہیں (محمد ﷺ کو) ان کی قوم کے سپرد کر دو، تو ابھی ایسا کر لو، خدا کی قسم! اگر تم نے انہیں وہاں لے جا کر ایسا کیا تو اس میں دنیا و آخرت کی رسوائی ہے اور اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم نے جو کچھ آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے اسے وفا کرو گے خواہ اموال تباہ ہوں، اشراف قتل کر دیئے جائیں تو آپ ﷺ کو اپنا لو۔ سو خدا کی قسم! یہ دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ انصار نے کہا: ہم آپ ﷺ کو اپناتے ہیں خواہ اموال تباہ ہوں یا اشراف قتل کیے جائیں۔ یا رسول اللہ! اگر ہم اس وعدہ پر پورے اترے تو ہمارے لیے کیا (اجر و ثواب) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت (اس کا بدلہ ہے)۔ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دستِ اقدس بڑھائیں آپ ﷺ نے دستِ اقدس بڑھایا۔ انصار نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔‘‘

اسے امام طبری اور ابن ہشام نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣. فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ

﴿حضور ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٢٥/٣٧٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ ﷺ وزاد: وَ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قولهل: هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول حتى ينفضوا، ٤/١٨٦٢، الرقم: ٤٦٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٨، الرقم: ٢٥٠٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضائل الأنصار و قريش، ٥/٧١٥، الرقم: ٣٩٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٨٦، الرقم: ١٠١٤٦، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، و لفظه: رَحِمَ اللّٰهُ الْأَنْصَارَ، وَ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَ أَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، ١/٨٥، الرقم: ١٦٤، والشافعي في المسند، ١/٢٨٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٧٠، الرقم: ٧٢٨١۔

اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور انصار کی عورتوں (بیویوں) کی بھی مغفرت فرما۔‘‘

اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٦/٣٧٨. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَ قَوْمِهِ وَ قَالَ: أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللهِ عزوجل سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سانحہ حرہ کے زمانہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا جس میں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی قوم اور اولاد میں سے جو لوگ قتل ہوئے تھے ان کی تعزیت کی اور فرمایا: میں تمہیں

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٠/٤، ٣٧٤، و ابن حبان في الصحيح، ٢٧٠/١٦، الرقم: ٧٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٩٩/٦، الرقم: ٣٢٣٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠٥/٥ـ٢٠٦، الرقم: ٥١٠٤، ٥١٠٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣٥٨/٣، الرقم: ١٧٥٣، ١٢٧/٤، الرقم: ٢١٠٤، و أبو المحاسن في معتصر المختصر، ٣٧١/٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٩٣/٢، الرقم: ١٤١٩۔

اللہ ﷻ کی (عطا کردہ) خوشخبری کی بشارت دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں (پوتوں) اور اسی طرح انصار کی عورتوں اور انصار کے بیٹوں کی عورتوں اور انصار کے پوتوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ﷺ

﴿انصار صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٧٩/٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (تنہائی میں) عرض کیا کہ کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم کو اپنے اوپر ترجیح کا سامنا ہوگا، تم اس پر صبر کرنا حتی کہ تمہاری مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات ہو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ للأنصار: اصبروا حتى تلقوني على الحوض، ١٣٨١/٣، الرقم: ٣٥٨١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الأمر بالصبر عند ظلم الولاة واستئثارهم، ١٤٧٤/٣، الرقم: ١٨٤٥، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في الأثرة، ٤٨٢/٤، الرقم: ٢١٨٩، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: ترك استعمال من يحرس على القضاء، ٢٢٤/٨، الرقم: ٥٣٨٣ و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣٥٢/٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٠٦/٦، الرقم: ٣١٦٦٩۔

٣٨٠/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْمُلْکُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ. يَعْنِي: الْيَمَنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ إِلَّا قَالَ: وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بادشاہت قریش میں ہے اورعدل و انصاف انصار میں ہے اور اذان حبشہ میں ہے، اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام احمد نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ’’سرعت یمن میں ہے۔‘‘ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٨١/٢٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَ لِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي، وَ لَو أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا شِعْبًا وَ أَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا

٢٨: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل اليمن، ٧٢٧/٥، الرقم: ٣٩٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٤/٢، الرقم: ٨٧٤٦، و في فضائل الصحابة، ٧٩٥/٢، الرقم: ١٤٢٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٤٠٣/٦، الرقم: ٣٢٣٩٥، و ابن حزام في تهذيب الأسماء، ٦٨/١، وقال: و هو أصح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٢/٤، و قال: ورجاله ثقات۔

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٦/٣، الرقم: ١٢٦١٦، ٢١٦/٣، الرقم: ١٣٢٩١، و في فضائل الصحابة، ٧٩٨/٢، الرقم: ١٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٤٩٣/٢، ١٤٧/٦، الرقم: وفي المعجم الصغير، ٢٢١/١، الرقم: ٣٥٤۔

لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية أحمد زاد: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ أَوْلَادُنَا مِنْ غَيْرِنَا قَالَ: وَ أَوْلَادِ الْأَنْصَارِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ مَوَالِيْنَا قَالَ: وَ مَوَالِي الْأَنْصَارِ. و في رواية: وَكَنَائِنَ الْأَنْصَارِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری وہ اولاد جو ہمارے غیر میں سے ہے (اس کیلئے بھی دعا مغفرت فرمائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کی اولاد کی بھی مغفرت فرما، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے غلاموں کے حق میں بھی دعائے مغفرت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کے غلاموں کی بھی مغفرت فرما اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انصار کی باندیوں (لونڈیوں) کی بھی مغفرت فرما۔''

٣٨٢/٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٠٩/٥، الرقم: ٥٣٩٨، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٤/٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، —

اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً وَضَيْعَةً، وَإِنَّ تَرِكَتِي وَ ضَيْعَتِي الْأَنْصَارُ، فَاحْفَظُونِي فِيهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَبُو نُعَيْمٍ وَالضِّيَاءُ.

وفي رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً وَضَيْعَةً وَإِنَّ تَرِكَتِي أَوْ ضَيْعَتِي الْأَنْصَارُ، أَلَا وَإِنَّ النَّاسَ يُكْثِرُونَ وَيُقِلُّونَ، أَلَا فَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: خبردار! بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور ضیاء المقدسی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ خبردار! بے شک لوگ کثرت اور قلت (افراط وتفریط) سے کام لیتے ہیں۔ خبردار! پس انصار کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرو اور ان کے قصوروار سے تجاوز کرو۔''

٣٨٣/٣١. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَسَّمَ الْفَيْءَ الَّذِي أَفَاءَ اللهُ بِحُنَيْنَ مِنْ غَنَائِمِ هَوَازِنَ، فَأَحْسَنَ، فَأَفْشَى فِي أَهْلِ

.... ٢/٧٩١، الرقم: ١٤١٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٣٣-١٣٥، الرقم: ٢١٣٢-٢١٣٤، و إسناده حسن۔

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٥١، الرقم: ٦٦٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠۔

مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ، فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ. فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ أَتَاهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيَخْرُجْ إِلَى رِحْلِهِ. ثُمَّ تَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ عزوجل، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيْثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِي آثَرْتُ بِهَا أُنَاسًا أُتَالِفُهُمْ عَلَى الإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوا بَعْدَ الْيَوْمِ، وَ قَدْ أَدْخَلَ اللهُ قُلُوْبَهُمُ الإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالإِيْمَانِ، وَ خَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَ سَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللهِ وَ أَنْصَارَ رَسُوْلِهِ؟ وَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكْتُمْ وَادِيًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَ النَعَمَ وَالبَعِيْرَ، وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: رَضِيْنَا. قَالَ: أَجِيْبُوْنِي فِيمَا قُلْتُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَجَدْتَنَا فِي ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَنَا اللهُ بِكَ إِلَى النُّوْرِ، وَ وَجَدْتَنَا عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَنَا اللهُ بِكَ وَ وَجَدْتَنَا ضُلَّالاً فَهَدَانَا اللهُ بِكَ، قَدْ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَ بِالإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، فَاصْنَعْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا شِئْتَ فِي أَوْسَعِ الْحِلِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَاللهِ، لَوْ أَجَبْتُمُوْنِي بِغَيْرِ هَذَا الْقَوْلِ لَقُلْتُ: أَلَمْ تَأْتِنَا طَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَ مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ، وَمَخْذُوْلاً فَنَصَرْنَاكَ، وَ قَبِلْنَا مَا رَدَّ النَّاسُ عَلَيْكَ؟ لَوْ قُلْتُمْ هَذَا لَصُدِّقْتُمْ. فَقَالَتِ

الْأَنْصَارُ: بَلْ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ الْمَنُّ وَ الْفَضْلُ عَلَيْنَا وَعَلٰی غَيْرِنَا. ثُمَّ بَكَوْا، فَكَثُرَ بُكَاؤُهُمْ وَبَكَی النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو مالِ غنیمت ہوازن کے مال میں سے غزوہ حنین میں عطا فرمایا تھا اسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بطور احسان اہل قریش اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔ انصار کو اس بات پر غصہ آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا: جتنے انصار یہاں ہیں میری قیام گاہ پر چلیں۔ جب وہاں سب لوگ جمع ہو گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: اے جماعت انصار! اس مال غنیمت کے بارے میں کہ میں نے جس کی تقسیم میں دوسروں کو ترجیح دی اور انہیں اسلام سے مانوس کرنے کے لئے تقسیم کر دیا کہ شاید یہ نومسلم آج کے بعد اسلام میں پختہ اور کفار سے جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ مجھے تمہاری یہ بات پہنچی ہے کہ تمہیں یہ برا لگا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا جواب دو جو میں نے تم سے کہی ہے؟ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں تاریکی میں پایا تھا اللہ نے آپ کے ذریعے ہمیں نور کی طرف نکالا۔ آپ نے ہمیں جہنم کے گڑھے کے

کنارے پر پایا تھا اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے بچا لیا۔ آپ نے ہمیں گمراہ پایا تھا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا کی۔ ہم اللہ ﷻ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے میدان وسیع ہے۔ آپ جو چاہیں کریں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور بھی کہتے تو میں کہتا کہ تم سچ کہتے ہو، اگر تم یہ کہتے کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے ہم نے آپ کو پناہ دی، جب دنیا نے آپ کی تکذیب کی، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ بے یار و مددگار آئے تھے ہم نے آپ کی نصرت کی، ہم نے آپ کی وہ باتیں قبول کیں کہ دنیا نے ان کا انکار کیا تھا۔ اگر تم یہ سب کچھ بھی کہتے تو تم سچے تھے۔ انصار نے عرض کیا: (یہ بھی) اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر اور اوروں پر بڑا فضل و احسان ہے پھر انصار رونے لگے اور بہت روئے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ہمراہ آبدیدہ ہو گئے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ التَّاسِعُ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ رضی اللہ عنہم

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ رضي الله عنهم

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۳۸۴. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَومَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوں تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۳۸۵. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ

۱: أخرجه البخاري فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: غزوة الحدیبیة، ۴/۱۵۲۶، الرقم: ۳۹۲۳، و مسلم فی الصحیح ،کتاب: الامارة، باب: استحباب مبایعة الإمام الجیش، عند إرادة القتال، و بیان بیعة الرضوان تحت الشجرة، ۳/۱۴۸۴،الرقم: ۱۸۵۶، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۰۸، الرقم: ۱۴۳۵۲، والشافعی فی المسند، ۱/۲۱۷، و أبوعوانة فی المسند، ۴/۳۰۱، الرقم: ۶۸۱۸، والبیهقی فی السنن الکبری، ۵/۲۳۵، الرقم: ۹۹۸۱، والخراسانی فی کتاب السنن، ۲/۳۶۷، الرقم: ۲۸۸۵، و ابن أبی شیبة فی المصنف، ۷/۳۸۵، الرقم: ۳۶۸۴۹۔

۲: أخرجه البخاري فی الصحیح، کتاب: المغازی، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ۴/۱۴۶۳، الرقم: ۳۷۶۲، و فی کتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ۳/۱۰۹۵، الرقم: ۲۸۴۵، و فی کتاب: المغازی، باب: وَمَا بَعَثَ بِهِ ـــ

اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحابِ بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہوگئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣٨٦. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ وَ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَ كَذٰلِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

.... حَاطِبُ بْنُ أَبِي بلتعة إلى أهل مكة يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ، ٤/١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر رضی اللہ عنہم، و قصة حاطب بن أبي بلتعة رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥/٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٨٧، الرقم: ٣٧٧١، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٦، الرقم: ١٦٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣:٤٦٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٤، الرقم: ٣٦٧٢٥۔ ٣٦٧٢٩، ٣٦٧٣١، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٩١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٥١، الرقم: ٦٢٢٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٤، الرقم: ٥٨۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ وَ لَفْظُهُمَا: فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيْكُمْ؟ قَالُوا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذٰلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

’’حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ جو کہ اہل بدر میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا، حضرت جبرائیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ اور احمد کے الفاظ یوں ہیں کہ جبرائیل امین نے دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگوں میں سے ہیں، حضرت جبرائیل نے کہا اسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی) ہمارے نزدیک بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔‘‘

۴/۳۸۷. عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ وَ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرًا، ۴/۱۴۷۵، الرقم: ۳۷۹۷، والخطيب التبريزي في المشكاة، ۲/۴۵۷، الرقم: ۶۲۲۵۔

۵/۳۸۸. عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِکَ مِنِّي وَ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَومَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُوْلِي هٰكَذَا وَ قُوْلِي مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شب زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ (راوی) بیٹھے ہیں اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخرکار ایک لڑکی نے کہا ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٦٩، الرقم: ٣٧٧٩، و في كتاب: النكاح، باب: ضرب الدف في النكاح والوليمة، ٥/١٩٧٦، الرقم: ٤٨٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إعلان النكاح، ٣/٣٩٩، الرقم: ١٠٩٠، و أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النهي عن الغناء، ٤/٢٨١، الرقم: ٤٩٢٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١/٦١١، الرقم: ١٨٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٥٩ـ٣٦٠، الرقم: ٢٧٠٦٦، ٢٧٠٧٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٣/١٨٩، الرقم: ٥٨٧٨ـ

٦/٣٨٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَ تَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے

٦: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، و فی کتاب: المغازی، باب: غزوة الحدیبیة، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفی کتاب: الأشربة، باب: شرب البرکة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فی الصحیح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فی الصحیح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمی فی السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبویعلی فی المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبیهقی فی الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد فی المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

جوش مارکر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضو بھی کر لیا اور (سالم کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷/۳۹۰. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۸/۳۹۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا

۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۱، الرقم: ۳۳۸٤۔

۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ،

مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں ان کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٩٢. عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ

.... وَرِعْلٍ، وَذَكْوَان، وبئر مَعُونة، ١٤٩٩/٤، الرقم: ٣٨٥٨، وفي كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ ومَنْ لَم يَسْتَأْسِر وَمَن رَكَع رَكْعَتَين عند القتل، ١١٠٨/٣، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٠/٢، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٥٣/٥، الرقم: ٩٧٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢١/٤، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١٠١/١، الرقم: ٥٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٨٤/٧، وابن عبد البر في الإستيعاب، ٧٧٩/٢، الرقم: ١٣٠٥، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٧٨/٢۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أصحاب الشجرة أهل بيعة الرضوان رضي الله عنهم، ١٩٤٢/٤، الرقم: ٢٤٩٦، —

الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ كِلَاهُمَا عَنْ جَابِرٍ ﷺ وَابْنُ مَاجَة وَ لَفْظُهُ: عَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

''حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا...... الحدیث۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام ابوداود نے اس حدیث کو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شمولیت کرنے والے صحابہ میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔''

...... والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل من بايع تحت الشجرة، ٥/٦٩٥، الرقم: ٣٨٦٠، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١٣، الرقم: ٤٦٥٣، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر البعث، ٢/١٤٣١، الرقم: ٤٢٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٩٥، ٤٦٤، الرقم: ١١٥٠٧، ١١٣٢١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٠، الرقم: ١٤٨٢٠، ٦/٢٦٥، الرقم: ٢٦٤٨٣، ٢٧٠٨٧، ٢٧٤٠٢، وابن حبان في المصنف، ١١/١٢٥، ١٢٧، الرقم: ٤٨٠٠، ٤٨٠٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٧٢، الرقم: ٧٠٤٤۔

۱۰/۳۹۳. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر، ٤/١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٤، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٠، الرقم: ٨٢٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٥، ٣٤٩، الرقم: ١٤٥٢٤،١٤٨١٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٤٨، ٣٦٧٣٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٤٠، الرقم: ٥٣٠٨، و قال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٨٤، الرقم: ٣٠٦٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٢٥٦، الرقم: ٣٣٣-٣٣٦.

۳۹۴/۱۱. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی وہ ضرور بالضرور جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا (جد بن قیس منافق اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا رہا اور بیعت میں شریک نہ ہوا)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۵/۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ شَكَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا خَالِدُ لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يَقَعُوْنَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُؤْذُوْا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ صَبَّهُ اللهُ عَلَى الْكُفَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، ٥/٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦١، و قال: رواه البزار رجال خداش بن عياش وهو ثقة۔

۱۲: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٥/٥٦٥، الرقم: ٧٠٩١، و الطبراني فى المعجم الصغير، ١/٣٤٨، الرقم: ٥٨٠۔

’’حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم اہل بدر میں شامل شخص کو کیوں تکلیف دیتے ہو اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو ان کے اس ایک عمل کے اجر کو نہیں پا سکتے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا تو میں نے انہیں جواب دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خالد کو تکلیف مت دو کیونکہ یہ اللہ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ نے کفار کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۹۶. عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ مَوْلُوْدًا وُلِدَ فِي فِقْهِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ وَ يَجْتَنِبُ مَعَاصِيَ اللهِ كُلَّهَا إِلَى أَنْ يُّرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، أَوْ يُرَدَّ إِلَى أَنْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا لَمْ يَبْلُغْ أَحَدَكُمْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. وَ قَالَ: إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا لَفَضْلًا عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی مولود (بچہ) چالیس سال تک اہل دین کے ہاں دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اور وہ اس دوران اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تمام گناہوں سے بچتا رہا یہاں تک کہ وہ عمر کے انتہائی آخری حصے میں پہنچ گیا یا عمر کے اس حصے کو پہنچ گیا جس میں وہ سب کچھ جاننے کے بعد وہ

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٨٤، الرقم: ٤٤٣٥۔

کچھ نہیں جانتا تھا پھر بھی تم میں سے کوئی اصحاب بدر کی اس فضیلت والی رات کو نہیں پا سکتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی انہیں ان فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے جنہوں نے اس میں شرکت نہیں کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com